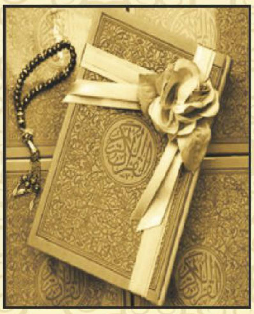
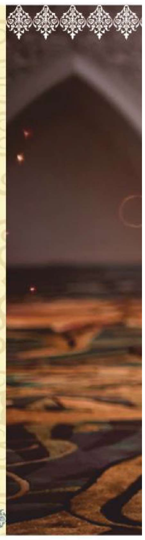
بیادگار: امام الفن حضرت مولانا قاری عبد الرحمن صاحب مکی نور اللہ مرقدہ

سہ ماہی مجلہ

صدائے قرآن







دفتر جمعیۃ القراء الہند، بابوپورہ، قصبہ نانوتہ، ضلع سہارنپور (یوپی)

بیادگار: امام الفن حضرت مولانا قاری عبد الرحمن صاحب مکی نور اللہ مرقدہٗ

صفر
ربیع الاول، ربیع الثانی
۱۴۴۲ھ
اکتوبر، نومبر، دسمبر
۲۰۲۰ء

صدائے قرآن

مجلسِ سرپرستان

شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسمعیل صادق صاحب خورجوی مکی مدظلہ
حضرت مولانا قاری عبد الرؤف صاحب بلند شہری، استاذ دار العلوم دیوبند
حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب قاسمی استاذ دار العلوم دیوبند

مُدیرِ مسئُول قاری محمد مصروف صاحب رحیمی استاد مدرسہ فیضِ ھدایت درگلزارِ رحیمی خانقاہ رائپور وبانی تنظیم جمعیۃ القراء الھند

مُدیرِ اِنتظامی قاری مشکور احمد صاحب رشیدی القاسمی

مُدیرِ تحریر مولانا قاری عبد الرؤف صاحب شاہ پوری

مجلسِ مشاورت

حضرت قاری محمد حنیف صاحب قاسمی، استاذ مدرسہ فیض ہدایت درگلزار رحیمی، رائپور
حضرت قاری محمد نعیم صاحب سدھارتھ نگری استاذ مدرسہ فیضانِ رحیمی مرزاپور پول
مفتی شمشاد احمد صاحب مظاہری استاذ جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

خط و کتابت و ترسیل و زر کا پتہ

دفتر جمعیۃ القراء الہند، بابوپورہ، قصبہ نانوتہ، ضلع سہارنپور (یوپی)

MAHNAMA SADA-E-QUR'AN

Jamiat-ul-Qurra Alhind, Babupura, Nanauta
Distt. Saharanpur (U.P.) India Pin 247452
Mob. : 9756609937, E-mail : jamiatulqurraalhind786@gmail.com

مشمولات

ادار یہ

جمعیت القراء کا قیام اور اس کا پسِ منظر

تحریر: مفتی شمشاد احمد مظاہری

بیانیہ: جناب قاری مشکور احمد رشیدی قاسمی

قرآن کریم ہادی برحق نبی آخر الزماں پر نازل شدہ وہ کتاب ہدایت ہے جس نے کائناتِ عالم میں ایک عظیم الشان انقلاب بر پا کیا، قرآن ایک بے مثال کتاب ہے جس کی عظمتوں اور رفعتوں کی کوئی انتہا نہیں، خدائے وحدہ لاشریک نے دنیا وآخرت کی تمام تر بھلائیوں اور کامیابیوں کو اس میں جمع کر دیا ہے، علوم ومعارف، اسرار وحکم اور موعظت ونصیحت کی تمام باتیں اس میں بیان کر دی گئی ہیں، اللہ کی یہ کتاب ہر طرح سے انسان کے لئے باعثِ رحمت، باعثِ مغفرت اور باعثِ برکت ہے، اس کی عظمت ورفعت کا اندازہ ہم اس سے لگا سکتے ہیں کہ اللہ نے اس کو تمام انبیاء ورسل کے سردار آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا، اور اس کے حاملین کو سب امتوں سے افضل اور پڑھنے والوں کو سب انسانوں سے بہتر قرار دیا، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان افضلکم من تعلّم القرآن وعلمہ** اور ایک دوسری روایت میں ہے **خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ** (رواہ البخاری) یعنی تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے، حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے **قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماھر باالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ** (متفق علیہ) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کا ماہر معزز ومحترم فرشتوں اور معظم ومکرم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ آپ صلی اللہ علیہ سلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: **یقال لصاحب القرآن اقرأ وارتقِ ورتّلْ کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند آخر آیۃ تقرأ بھا** (رواہ الترمذی وابوداؤد، وقال ہذا حدیث حسن صحیح) یعنی قرآن کریم سے شغف رکھنے والے سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا، اور یوں ترتیل سے پڑھ جیسے تو دنیا میں ترتیل

سے پڑھا کرتا تھا، تیرا ٹھکانہ جنت میں وہاں پر ہوگا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔

ان تمام احادیث شریفہ سے بخوبی مترشح ہوتا ہے کہ قرآن کریم سے وابستگی اور انتساب اعلیٰ درجہ کا شرف، اور بے شمار فضائل کے حصول کا باعث ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں امت کے علماء، مفسرین، قراء اور حفاظ نے قرآن کریم کو اپنی محنتوں اور کاوشوں کا محور بنایا ہے، علماء اور مفسرین ومجتہدین نے قرآن کے مطالب، معانی اور مفاہیم پر محنتیں کیں اور قرآن کریم کی تعلیمات وہدایات اور آیاتِ احکام سے اخذ شدہ مسائل، نیز کلامِ باری تعالیٰ کے اسرار اور رموز سے امت کو روشناس کیا، دوسری جانب قراء اور حفاظ نے کتاب اللہ کے الفاظ کی صحت واداء ان کی تجوید وتحسین، مخارج کی ادائیگی اور قرآن کو منزل من اللہ کے مطابق پڑھنے کے حوالہ سے گراں قدر محنتیں کیں، قرآن کریم کو ترتیل وتحسین کے ساتھ پڑھنے کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا ہے ارشاد باری ہے: ورتل القرآن ترتیلا قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو (المزمل ۷)۔

حدیث پاک میں ہے زینوا القرآن باصواتکم (ابوداؤد، استحباب الترتیل فی القرأۃ رقم: ۱۲۵۷) ترتیل وتجوید کی اہمیت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اس کے خلاف جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے حدیث پاک میں لعنت کا ذکر ہے، گرچہ اس لعنت میں تین طرح کے لوگ شامل ہیں (۱) وہ لوگ جو حروفِ قرآن کو غلط پڑھیں (۲) وہ لوگ جو قرآن پر عمل نہ کریں (۳) وہ لوگ جو قرآن کریم کے معانی ومفاہیم اور تفسیر میں ردوبدل کریں۔

مختصراً عرض یہ ہے کہ کتاب اللہ کو تجوید وتحسین سے پڑھنا اور پڑھانا ایک نہایت ہی عظمتِ شان کا حامل عمل ہے اور ہر زمانے میں اس پر مختلف زاویوں سے لوگوں نے بساط بھر محنتیں کی ہیں، موجودہ دور میں جس طرح علم وعمل میں انحطاط اور غفلت دیگر فنون اور علوم میں پیدا ہوئی ہے اسی طرح فن تجوید میں بھی اس کا مشاہدہ عیاں نظر آتا ہے، عصر حاضر میں درآئے اسی انحطاط کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جمعیت القراء کا وجود بروئے کار لایا گیا ہے، تاکہ قرآن کریم کی تجوید وتحسین، کلماتِ قرآنیہ کی طرز واداء مخارج اور قواعد کی ادائیگی کے حوالہ سے محنت کی جائے اور ملک کے معروف ونامور قراء کرام اور ماہرینِ قرأت کے گراں قدر مشوروں سے مستفیض ہوا جائے، ۱۰؍ مارچ ۲۰۱۹ء کو میرے مخلص وکرم فرما جناب حضرت مولانا قاری محمد

مصروف رحیمی صاحب زید علمہ وفضلہ نے مذکورہ بالا مخلصانہ جذبہ کے ساتھ اس تنظیم کی بنیاد رکھی اور اس طرح تنظیم کے بانی ومبانی ہونے کا سہرا موصوف ہی کے سر جاتا ہے، اللہ رب العزت موصوف کو دارین کی سعادتوں سے نوازے اور علم وعمر میں برکتیں نصیب فرمائے، آمین۔

خداوند قدوس کا بے حد احسان وکرم یہ ہے کہ تنظیم کو ملک ہی نہیں بلکہ عالمی شناخت کی حامل بزرگ ترین شخصیات کی سرپرستی اور اعتماد حاصل ہے، چنانچہ تنظیم کے سرپرستِ اعلیٰ شیخ القراء، مدرسِ حرم مکی جناب حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل صادق صاحب خورجوی زید مجدہم ہیں، قراء وعلماء کے درمیان آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں، سالہا سال تک آپ نے مکہ مکرمہ میں حرمِ پاک کے شعبۂ تحفیظ القرآن سے وابستہ ہوکر تجوید وقرأت کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں، علاوہ ازیں آپ نے فن تجوید وقرأت میں ایک درجن سے زائد وقیع ترین تصنیفات تحریر فرمائی ہیں، اور استاذی واستاذ القراء مشفقی ومحترمی جناب حضرت مولانا قاری عبدالرؤف صاحب بلندشہری زاد احترامہم شیخ القراء دارالعلوم دیوبند کے حوصلہ افزاء ومفید ترین مشوروں سے تنظیم کا سفر نشانِ منزل کی طرف تیز گام ہے، ایشیاء میں آپ کی شخصیت کو فن تجوید وقرأت میں جو امتیازی وانفرادی شان حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، علاوہ ازیں ام المدارس دارالعلوم دیوبند سے معروف وممتاز قاری جناب حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب سہارنپوری ابتدائی مراحل سے ہی تنظیم کی نگرانی فرمارہے ہیں اور مشکل مواقع میں آں محترم کی عنایات ہم سبھوں کے لئے امید افزاء ثابت ہوتی ہیں، اس کے علاوہ مدرسہ فیضِ ہدایت رحیمی خانقاہ رائے پور کے استاذ تجوید وقرأت جناب قاری محمد حنیف صاحب دامت برکاتہم نیز جناب مولانا قاری عبدالرؤف صاحب شاہ پوری زید مجدہم استاذ تجوید مدرسہ فیضانِ رحیمی مرزاپور پول، یہ دونوں حضرات وہ ہیں جو تنظیم کے نہ صرف بنیادی اراکین میں شامل ہیں بلکہ ہمہ وقت اپنی خصوصی توجہات والطاف وعنایات سے تنظیم کی آبیاری کرتے ہیں، نہایت ہی فکر وکڑھن اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ ہر آن شانہ بشانہ رہتے ہیں، احقر کو بھی تنظیم سے وابستگی کا شرف حاصل ہے، اور احقر خود کو تنظیم کا ادنیٰ سا خادم سمجھتا ہے دعا ہے کہ اللہ رب العزت تنظیم کو اس کے تمام مزعومہ، مقاصد واہداف میں کامیاب وکامران فرمائے اور اس کے فیض کو عام وتام فرمائے، آمین یارب العالمین۔

مضامین

قرآن پاک ہر علم کا خزانۂ عامرہ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث وناظم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

جس طرح ذاتِ باری تعالیٰ وتقدس کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے، نہ ان کے کمالات کی کوئی انتہا وغایت ہے، نہ ان کے کلمات کی کوئی حدونہایت ہے، اور نہ ہی ان کے کلمات کے معانی ومضامین کی کوئی وسعت کو پاسکتا ہے، جتنا بھی اس میں غور وخوض، فکر وتدبر کو استعمال کیا جائے گا اسی قدر اس کے کلام کی خوبیاں اور علوم وفنون کے بحر بیکراں میں غرق ہوتا جائے گا، آخرکار اس کو یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ میں کما حقہ اس کا حق ادا نہ کرسکا، قرآن کریم کا تعارف اس سے بڑھ کر کون کرسکتا ہے جیسا کہ اس ذات نے کرایا جن کے قلب مجلی ومزکی نے اس بارِ گراں کو برداشت کیا جس کو اٹھانے سے زمین وآسمان عاجز تھے، یہ رسول پاک ﷺ کے قلب مقدس کی روحانی طاقت ہی تھی جو اس قول ثقیل کا تحمل کرسکتی تھی، دوسروں کی وسعت سے باہر ان کی طاقت سے خارج ایک امر تھا، اب اس کی اہمیت کو بھی وہ ہی سمجھ سکتے ہیں، کتنا جامع ارشاد نبوی ہے: **فضل کلام الله تعالیٰ علیٰ سائر الکلام کفضل الله علیٰ خلقه** باری تعالیٰ کے کلام کو مخلوق کے کلام پر اسی طرح فضیلت واہمیت، فوقیت واشرفیت حاصل ہے، جس طرح خود ان کی ذات عالی شان عالی صفات کو تمام مخلوق پر جن میں انسان بھی ہیں اور جنات بھی اور دیگر حیوانات اور ارض وسموات کی جملہ اشیاء ہیں، اس سے یہ نکتہ بھی نکلتا ہے کہ یہ فضیلت الفاظ کی حیثیت اور جہت سے بھی ہے اور اس کے معانی، مضامین اور علوم بے نہایت اور ان کمالات اور ابحار کی وجہ سے ہے جس کی تعبیر سے بھی ہم عاجز ہیں، ہاں اپنی فہم عاجز کے لحاظ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں تمام کائنات کے تعلق سے خالق کائنات کے فرامین وارشادات موجود ہیں اور ایسے لطیف اشارات ہیں کہ ہر فن کا ماہر، حاذق ذوق رکھنے والا اس بحر فیاض سے اپنے مطلب کی بات کا استنباط واستخراج کرلیتا ہے، اگر کوئی فقیہ اس کو دیکھے گا تو اسکو اس میں احکام ومسائل، جزئیات وکلیات، اصولِ دین اور فروع دین کا سمندر موجزن نظر آئے گا، اور کوئی متکلم عقائد وافکار شرعیہ میں غور وفکر کرے گا تو

اس کو عقائد ایمانیات کا علم حاصل ہوگا، اور اگر تاریخ داں اس پر نظر ڈالے گا تو اس کو تاریخ عالم، تاریخ انبیاء، تاریخ ادیان سماویہ، تاریخ اقوام وملل، تاریخ سعداء، تاریخ اشقیاء، مجرمین کا انجام، ان کی تاریخ، قصص وواقعات کی ایک عظیم داستان اور عبرت کی کہانیاں حاصل ہوں گی۔

اگر کسی کو اختلافات ونظریات کے ساتھ جنگ وجدل پیہم، وسیف ضرب وقتل کی داستان دیکھنی ہوگی تو تاریخ غزوات ومعارک، اہل باطل کی معرکا آرائیاں اور دفاعِ حق میں قربانیوں کی شکل میں نمودار ہوں گی، فلکیات ماہرین کو آسمانوں، نجوم وشمس وقمر اور علوی مخلوق کے فوائد پر اطلاع کے راستے ہموار ہوں گے، ارضیات پر بحث کرنے والوں کو ارضی خزانوں، زراعت کے طرق، زمینوں کے اقسام وانواع اور ان کے فوائد پر تفصیل کا موقع ہاتھ آئے گا، وعظ وتذکیر والوں کیلئے وہ سامان یہاں فراہم ہوگا جو کہیں اور ان کو دستیاب نہ ہوگا، علم وحکمت، وعظ وتذکیر کے اسباق، دروس کے طریقے، دلائل ہدایات اور ہر کسی سے کلام کا انداز کا پتہ یہاں سے چلے گا۔

اگر مناظرہ وجدال سیکھنا ہوگا تو یہاں اس کیلئے پورا مواد دستیاب ہوگا، اللہ پاک نے اہل کتاب سے جو اس دور کے علماء تھے کیسے گفتگو فرمائی اور کیسے گفتگو کو بتایا سمجھایا **و لا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتی هی احسن**، اور سورۂ آل عمران میں فرمایا عیسائیوں کے جواب میں **کانا یاکلان الطعام**، اگر جانوروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہو تو اس میں اس کے متلاشی کیلئے بھی سامان موجود ہے **افلا ينظرون الی الابل الخ، اصحاب الفيل، بقره، نمل** اور **نحل، بعوضة**، بلکہ سب جانوروں کا ذکر ملے گا اور اگر مزارع، کھیت کیار، غلہ جات نبات کو دیکھنا ہو تو یہ بھی ہے جگہ جگہ نباتات، باغات غلہ جات موجود ہیں، کہیں فرمایا **وفی الارض قطع متجاورات** کہیں مثال فرمائی **کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی كل سنبلة مائة حبة**، کہیں فرمایا **کمثل بربوة اصابها وابل فطل**۔

اور اگر ارباب تصوف وتزکیہ ہو تو وہ اپنی تمام چیزیں صراحۃً، اشارۃً، کنایۃً، دلالۃً یہیں سے مستنبط فرماتے ہیں اور موجود پاتے ہیں، کہیں استقامت کا بیان ہے تو کہیں توبہ واستغفار کا، کہیں انابت وخشوع ہے کہیں تواضع کا، کہیں نماز کا کہیں زکوٰۃ کا، کہیں صوم کا کہیں حج وعمرہ کا، کہیں تزکیۂ نفس اور نفس کے الہامات کا،

کہیں صبر کا کہیں شکر کا، کہیں توکل کا کہیں یقین کا، اور ایمان سے تو قرآن بھرا ہوا ہے، توحید کے دلائل تو پورے قرآن میں سب سے زیادہ ہیں، کہیں مراقبہ ہے، کہیں تفکر ہے، کہیں تدبر ہے، کہیں ذکر وفکر ہے، کہیں مجاہدۂ نفس ہے، کہیں خلوت مع اللہ ہے، یہی سب تصوف واحسان کے عناوین ومضامین ہیں، پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ تصوف کہاں سے ثابت ہے، ایسوں پر تعجب ہے جن کی آنکھ ہی نہ ہو ایسا شخص کہتا ہے کہ میں نے دیکھا میں نے تو نہیں پایا مجھے تو نہیں ملا ہے، مگر اس کا نظر نہ آنا اور نہ پانا عدم وجود کی دلیل کیونکر ہوسکتا ہے، سچ تو یہ ہے کہ ہر علم وہنر قرآن میں موجود ہے مگر آنکھ کی ضرورت ہے جو اس کو دیکھ سکے، اور خزانۂ عامرہ تک رسائی کیلئے محنت اور شوق جذبہ وذوق بھی تو چاہئے، اور سچی کوشش بھی درکار ہے اور لگن سے ہر کام آسان ہوتا ہے، حضرت ابن عباسؓ نے کتنی پیاری اور سچی بات فرمائی۔

جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنه افهام الرجال

قرآنِ کریم کی تلاوت، ترتیل وتجوید سے قراءت، اور فی نفسہٖ قرآن پاک کے فضائل پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں۔

علامہ بدرالدین زرکشیؒ، ابوبکر بن ابی شیبہ، علامہ ابوعبید، قاسم بن سلام، علامہ ابن الفریسؒ بقول علامہ زمان محقق وقت سیوطی کے امام نسائی وغیرہ اور بہت سے علماء کبار نے اس بارے میں مستقل کتابیں لکھی ہیں، جن میں مجمل طور پر یعنی پورے قرآن کریم کے بارے میں صحیح حدیثیں پائی جاتی ہیں اور خاص خاص سورتوں کے متعلق تعین کے ساتھ کتابیں بھی شامل ہیں اور بعض لوگوں نے جو غلط اور موضوع باتیں احادیث کی چلادی تھیں ان کو محقق علماء نے نکال دیا یا واضح کردیا، ان میں سے بعض فضائل بعض تفسیروں میں آئے ہیں جیسا کہ تفسیر واحدی اور ثعلبی ہے جن کی علماء نے وضاحت فرمادی ہے۔

پھر یہ فضائل بعض نے شروع میں اور بعض نے اخیر میں ذکر کئے ہیں، علامہ زمخشری سے معلوم کیا گیا کیونکہ وہ اخیر میں لائے ہیں کہ آپ نے آخر میں کیوں ذکر کیا؟ فرمایا کہ صفت چاہتی ہے کہ موصوف مقدم ہو اس لئے میں بعد میں لاتا ہوں (برہان رص:۵۱۴رج:۱)۔

مضامین

بلا تجوید و ترتیل قرآنِ پاک پڑھنے کی مذمت

حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب
استاذِ تجوید وقرأت دارالعلوم دیوبند

الحمدلله رب العٰلمين و الصلوٰة و السلام علىٰ صاحبِ القرآن الكريم امابعد!

اللہ کے کلام یعنی قرآن پاک کوتمام کلاموں پرفوقیت حاصل ہے،قرآن تمام مخلوقات کے لئے مشعلِ راہ اورنورِ ہدایت ہے،اسی وجہ سے متقدمین ومتأخرین حضرات نے ہرزاویہ سےقرآنی خدمات انجام دی ہیں،خواہ وہ تلاوت (ادائیگی حروف) سے تعلق ہو،خواہ ترجمہ وتفسیر سے یا رسم الخط سے، جہاں تک ترتیل کاتعلق ہے یہی امرزیادہ قابلِ توجہ ہے کیونکہ اسی پرترجمہ وتفسیر کاسمجھنا موقوف ہےاسی لئے شروع ہی سے اس فن شریف پراعتنار ہاہے،خوداللہ رب العزت نے ارشادفرمایاو **رتل القراٰن ترتيلا** اورترتیل کی تفسیرحضرت علیؓ نے **تجويد الحروف و معرفته الوقوف** سےفرمائی ہے،اسی طرح حضرت انسؓ سےمروی ہے **رب قارى للقرآن و القرآن يلعنه** چنانچہ صاحب خلاصۃ البیان فرماتے ہیں ای **اذا اخل ببيانيه او بمعانيه او بالعمل بمعانيه** بہت سےقاری قرآن ہیں کہ قرآن خودان پرلعنت کرتا ہے،یعنی جب اس کےحروف یامعانی یااس پرعمل کرنے میں کوتاہی ہورہی ہو۔اسی طرح محقق جزریؒ رقم طراز ہیں: **الاخذبا التجويد حتمٌ لازمٌ،من لم يجوّدالقرآن آثم، الـخ** کہ تجوید کاحاصل کرناضروری ہے جوقرآن پاک تجوید کےساتھ نہ پڑھے وہ گنہگار ہے، کیونکہ قرآن پاک اسی کےساتھ نازل ہوااوراسی طرح ہم تک پہونچاہے،اسی وجہ سے اتناعلم تجوید سیکھنا جس سےقرآن پاک صحیح پڑھ سکیں فرضِ عین ہے، ماشاءاللہ تنظیم جمعیۃ القراء کےتحت نکلنے والا ماہواری پرچہ مجلّہ ''صدائے قرآن'' اسی طرح کی ایک کاوش ہے تاکہ اس فن شریف کوآسان اورعام کیا جاسکے، دعا ہے کہ اللہ رب العزت منتظمین کرام کی کاوشوں کوقبول فرماکرمجلّہ صدائے قرآن کوقبول ومقبول فرمائے اورخدمت قرآن کاذریعہ بناکرذخیرہ آخرت بنائے، نیزمزیدترقیات سے ہمکنارفرمائے،آمین۔

مضامین

فنِ تجوید......عظمِ اور تعارف

حضرت قاری محمد ابوبکر داؤد صاحب ملا چنچلی کرناٹک
خادم القرآن جامعۃ الحسن ایجوکیشنل سینٹر مچھہ بلگام کرناٹک

قرآن کریم کے کچھ حقوق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر مقرر فرمائے گئے ہیں، وہ تین حقوق ہیں: پہلا حق یہ ہے کہ قرآن کریم کی صحیح طریقے سے اس طرح تلاوت کرنا جس طرح وہ نازل ہوا اور جس طرح نبی کریم ﷺ نے اس کی تلاوت فرمائی، دوسرا حق یہ ہے کہ قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور اس کے حقائق اور معارف کو اپنے دل میں اتارنا، تیسرا حق یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل کرنا، اگر قرآن کریم کے یہ تین حقوق کوئی شخص ادا کرے تو یہ کہا جائے گا کہ اس نے قرآن کریم کا حق ادا کر دیا، لیکن اگر ان تین میں سے کسی ایک حق کی ادائیگی نہ کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا نہیں کیا (اصلاحی خطبات:۱۰)۔

بہر حال حقوق قرآن میں سے پہلا حق یہی ہے کہ اس کو جس طرح نازل کیا گیا اسی طرح پڑھا جائے، اور یہ اسی وقت ہوگا جب قرآن کریم کو تجوید سے پڑھا جائے، اور علم تجوید ایک ایسا علم ہے جو تمام علوم وفنون میں سب سے افضل اور اشرف ہے، اس لئے کہ اس کا تعلق کلام اللہ سے ہے جو اشرف الکلام ہے۔

عربی زبان بڑی حسّاس زبان ہے اور قرآن کریم تو عربی مبین میں نازل ہوا ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ حروف قرآنیہ کی ادائیگی اور تلفظ کے سلسلہ میں کسی طرح آزاد نہیں چھوڑا جا سکتا ہے، پھر یہ کہ قرآن کریم کلام الٰہی ہے، اللہ کی صفت ہے، اس کی ذات سے نکلا ہوا ہے، اس لئے اس کی تلاوت وقرأت کے لئے با قاعدہ اصول وضوابط مقرر ہوئے، ان اصول وضوابط کی کی رعایت سے حروف قرآنیہ کی ادائیگی ٹھیک اسی طرح ادا ہو جاتی ہے جس طرح یہ قرآن کریم نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا، انہیں اصول وقواعد کا نام تجوید ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت کو انسان کے لئے عبادت قرار دیا گیا ہے، پروردگار عالم نے محض اپنے

فضل وکرم سے بغیر سمجھے ہوئے بھی اس کے مبارک الفاظ کی تلاوت پر بے پناہ اجر وثواب کا وعدہ فرمایا ہے، حدیث مبارکہ میں ہے: **من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها ، لا أقول الٓم حرف ولكن ألف حرف ولام حرف وميم حرف** (ترمذی شریف)۔

یعنی جس نے کلام اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا تو اس کو ایک نیکی ملے گی اور اس ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے۔

واضح رہے کہ ہر کتاب کا اصل مقصد اس کو عقلی طور پر سمجھنا اور عملی طور پر اس سے استفادہ کرنا ہوتا ہے، لیکن یہ قرآن کریم کی خصوصیت ہے کہ اس کے الفاظ کے سمجھے بغیر پڑھنے کو عبادت اور خدا کے تقرب کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور ہر حرف پر دس نیکیاں دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ مذکورہ بالا ثواب صحیح تلاوت پر ہی ملے گا نہ کہ غلط تلاوت پر، اس لئے کہ اللہ رب العزت نے قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ نازل فرمایا ہے، **ورتلناه ترتيلا** اور ترتیل ہی کے ساتھ اس کی تلاوت وقرأت کا حکم بھی فرمایا ہے، نیز ارشاد نبوی ہے: **ان الله يحب أن يقرأ القرآن كما أنزل** (صحیح ابن خزیمہ)۔

یعنی اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کو اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ نازل کیا گیا ہے۔

اس علم کی سب سے زیادہ اہمیت یہ ہیکہ دنیا کی ہر زبان اپنی خصوصیات میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھتی ہے کہ اس کا طرز ادا اور لہجۂ بیان دوسری زبانوں سے مختلف ہوتا ہے اور یہی لہجہ اس زبان کی شیرینی، چاشنی اور اس کی لطافت کا پتہ دیتا ہے، جب تک لہجہ وانداز باقی رہتا ہے زبان دلچسپ اور شیریں معلوم ہوتی ہے، اور جب وہ لہجۂ ادا بدل جاتا ہے تو زبان کی شیرینی اور چاشنی ختم ہو جاتی ہے، ضرورت ہے کہ کسی زبان کو سیکھتے وقت اور اس میں تکلم کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اس کے الفاظ اس شان سے ادا ہوں جس انداز سے اہل زبان ادا کرتے ہیں اور اس میں حتی الامکان وہ لہجہ باقی رکھا جائے جو اہل زبان کا ہے، اس لئے بغیر تجوید کے زبان تو وہی رہے گی لیکن اہل زبان اسے زبان کی بربادی ہی کہیں گے۔

اردو زبان میں بے شمار الفاظ ہیں جن میں ''ت'' اور ''ڈ'' آتی ہے اور انگریزی زبان میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے، انگریزی بولنے والا جب اردو کے ایسے لفظ کو استعمال کرتا ہے تو ''تم'' کے بجائے ''ٹم'' اور ''دین'' کے بجائے ''ڈین'' کہتا ہے جو کسی طرح بھی اردو کہے جانے کے لائق نہیں ہے، یہی حال عربی زبان کا بھی ہے کہ اس میں بھی الفاظ وحروف کے علاوہ تلفظ وادا کا بھی بے حد دخل ہے، اور زبان کی لطافت کا زیادہ حصہ اسی ایک بات سے وابستہ ہے، اس کے سیکھنے والے کا فرض ہے کہ ان تمام آداب پر نظر رکھے جو اہل زبان نے اپنی زبان کے لئے مقرر کئے ہیں، اور ان کے بغیر تکلم کر کے وہ دوسرے کی زبان کا ستیاناس نہ کرے۔

علم تجوید کی عظمت

ایسے اصول وآداب اور اس طرح کی شرائط وقوانین کو پیش نظر رکھنے کے بعد پہلا خیال یہی پیدا ہوتا ہے کہ انسان ایسی زبان کو حاصل ہی کیوں کرے جس میں اس طرح کے قواعد ہوں، اور جس کے استعمال کے لئے غیر معمولی اور غیر ضروری زحمت کا سامنا کرنا پڑے، لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے، ایک غیر مسلم تو یہ بات سوچ بھی سکتا ہے مسلمان کے تصور میں یہ بالکل نہیں ہے، مسلمان کی اپنی کتاب اور اس کا دستور زندگی عربی میں ہی نازل ہوا ہے، اس کی دنیا وآخرت کا پیغام عربی زبان ہی میں ہے، اور وہ دستور، قانون زندگی ہونے کے علاوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور اس کی برتری کی دلیل بھی ہے، اب اگر اس کتاب کو نظر انداز کر دیا گیا تو اسلام کا امتیاز ہی کیا رہے گا اور رسالت پیغمبر اسلام کو ثابت کرنے کا وسیلہ کیا ہوگا۔

علم تجوید کی لغوی تعریف

تجوید کے معنیٰ ہیں کسی چیز کو خوبصورت بنانا۔

علم تجوید کی اصطلاحی تعریف

صاحبِ فوائد مکیہ نے تجوید کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے، ہر حرف کو اپنے مخرج سے اور اس کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

تجوید کا حکم اور اس کا ثبوت

علم تجوید کے فرض کفایہ ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور عمل ہر مکلّف مسلمان پر فرض ہے، اڑتالیس میل کی حد میں ایک ماہر تجوید و عالم کا ہونا ضروری ہے ورنہ سب کے سب گنہگار رہوں گے، اس علم کے قواعد کے مطابق قرآن پاک پڑھنا ہر عاقل بالغ پر فرض عین ہے تا کہ حروف و معانی میں تبدیلی پیدا نہ ہو(کمال الفرقان شرح جمال القرآن)۔

علم تجوید کی دو قسمیں ہیں

(۱) تفصیلی: یعنی تجوید کے جملہ مسائل کلیہ و جزئیہ کا علم، یہ علم بالاتفاق فرض کفایہ ہے۔

(۲) اجمالی: یعنی بوقت قرأت قرآن تجوید کے ان ضروری قواعد کا علم جن کے بغیر قرآن کی صحت بقدرِ ضرورت ناممکن ہو یہ فرضِ عین ہے، اس کا حاصل کرنا ہر مکلّف پر فرض ہے۔

تجوید کا ثبوت قرآن کریم سے

قرآن کریم کی بہت سی آیاتِ کریمہ سے تجوید کے وجوب اور فرضیت کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ورتل القراٰن ترتیلا أی جودہ تجویداً** یعنی اے میرے نبی! آپ قرآن کو تجوید اور ترتیل کے ساتھ پڑھئے (کمال الفرقان شرح جمال القرآن)۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ترتیل کا مطلب بیان کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں: **الترتیل تجوید الحروف ومعرفة الوقوف** (یعنی حروف کو اس کے صحیح مخرج سے ادا کرنا اور وقف کا جاننا)۔

الذین اٰتینھم الکتب یتلونہ حق تلاوتہ (البقرہ:۱۲۱) ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قرآن کی تلاوت کا حق یہ ہے کہ اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانے اور حرام کئے ہوئے کو حرام جانے اور اس کو اس طرح پڑھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حق تلاوت یہ ہے کہ تلاوت میں زبان، عقل اور دل تینوں شریک ہوں، پس زبان کا حصہ حروف کی تصحیح، عقل کا حصہ معانی ومطالب کی تفسیر اور دل کا حصہ اطاعت اور نصیحت پذیری ہے۔

تجوید کا ثبوت احادیث نبویہ سے

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **رب قاری لـلقراٰن و القرٰن یلعنه** یعنی بعض قرآن کی تلاوت کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ قرآن خود ان پر لعنت کرتا ہے۔

یعنی دورانِ تلاوت حروف والفاظ کی ادائیگی میں خلل واقع ہو، یا تفسیر ومعانی میں خلل واقع ہو رہا ہو، اور تفسیر ومعانی میں تحریف الفاظ وحروف میں تغیر وتبدّل سے پیدا ہوتی ہے، پس معلوم ہوا کہ اگر قرآن کو قواعد وتجوید کی رعایت کرتے ہوئے نہ پڑھا جائے تو تفسیر ومعانی پر تحریف واقع ہوگی جس کی وجہ سے خود قرآن اپنے تلاوت کرنے والے پر لعنت کرتا ہے، **اللھم احفظنا منه**۔

تجوید کا ثبوت اجماع سے

حضور ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کے زمانۂ خیر القرون سے لے کر آج تک جملہ تابعین، تبع تابعین، مفسرین، محدثین، مجتہدین، فقہاء، قراء، مجودین اور علمائے کرام کا وجوبِ تجوید پر اتفاق ہے۔

تجوید کا ثبوت قیاس سے

قرآن کریم فصیح وبلیغ عربی زبان میں ہے، اور تجوید اور جو قواعد عربیہ میں ان قواعد کے خلاف کرنے سے عربی حروف عجمی بن جاتے ہیں، ایسے ہی حرکات کو مجہول پڑھنے سے بھی یہ خرابی لازم آتی ہے اور جب قرآن لفظ اور معنیٰ دونوں کا نام ہے پس معانی کی طرح الفاظ کی تصحیح بھی ضروری ہے، اس تجوید سے تلاوت کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے اور الفاظ کی عدم صحت سے معنیٰ بھی بدل جاتے ہیں، کبھی کبھی اس قدر تبدیلی واقع ہوجاتی ہے کہ اس کی وجہ سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کو تجوید سے پڑھنا نہایت واجب اور ضروری ہے، کیوں کہ بعض دفعہ تجوید کی رعایت نہ کرنے سے معنیٰ اس حد تک بدل جاتے ہیں کہ نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

(۱)امام شافعیؒ کے نزدیک قرآن کو بغیر تجوید کے پڑھنے والا فاسق ہے۔

(۲)علامہ دانیؒ اپنی سند سے ہشام بن بکیر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اوران کے والد کا شمار قراء میں ہوتا تھا، ہشام فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام عاصمؒ کے پاس تھا، اتنے میں ایک آدمی نے آکر تلاوت کرنی شروع کردی، اس کی تلاوت کے دوران امام عاصمؒ نے کچھ نہیں فرمایا، جب وہ تلاوت سے فارغ ہوگیا تو امام عاصمؒ نے فرمایا: اللہ کی قسم تو نے ایک حرف بھی نہیں پڑھا، یعنی تو نے قرآن کو تجوید کے مطابق نہیں پڑھا، نہ حروف کے حقوق ادا کئے اور نہ ادائیگی حروف میں تم نے اہل علم کے طریق کی موافقت کی۔

(۳) محقق ابن الجزریؒ سے کسی نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی معلم قرآن خلاف تجوید پڑھتا ہوتو کیا وہ اجرت اور تنخواہ کا مستحق ہے؟ علامہ ابن الجزریؒ نے جواب دیا کہ وہ اجرت کا حقدار نہیں ہے۔

(۴)علامہ ابن الجزریؒ فرماتے ہیں:

والأخذ بالتجويد حتم لازم　　من لم يجود القرآن آثم

لانه به الاله انزلا　　وهكذا منه الينا وصلا

یعنی تجوید کا حاصل کرنا ضروری اور لازم ہے، اور جو شخص قرآن بغیر تجوید کے پڑھے وہ گنہگار ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجوید ہی کے ساتھ قرآن نازل فرمایا ہے اوراس کی شان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

قرآن صرف دستور حیات ہوتا تو ممکن تھا کہ انسان کسی طرح بھی تلفظ کرکے مطلب نکال لیتا اور عمل کرنا شروع کردیتا، دستور زندگی معنیٰ چاہتا ہے اس کو الفاظ کے حسن سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے، لیکن قرآن کریم معجزہ بھی ہے، وہ قدم قدم پر اپنی تلاوت کی دعوت بھی دیتا ہے، اپنی فصاحت و بلاغت کا اعلان بھی کرتا ہے اور اپنے وابستگان کو متوجہ بھی کرتا ہے کہ اس کے محاسن پر غور کریں اور اس کی خوبیوں کو عالم آشکار کریں۔

مذکورہ بالا مختصر کلام سے علم تجوید کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ ہوگیا ہے کہ جب تجوید کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت ضروری ہوئی تو تجوید کا سیکھنا بھی ضروری ہوا۔

مضامین

تجوید کی اہمیت وضرورت

قاری محمد مصروف صاحب رحیمی بانی وصدر جمعیت القراء الہند
خادم شعبہ حفظ مدرسہ فیض ہدایت درگلزار رحیمی خانقاہ رائپور

قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کی بڑی تاکید آئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے **ورتل القرآن ترتیلا** یعنی قرآن شریف کو خوب اچھی طرح سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسا کہ اس کا حق ہے، اور قرآن شریف کا حق یہ ہے کہ تجوید کے ساتھ پڑھا جائے جیسا کہ حضرت علیؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے **ھو تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف** یعنی حروف کو ان کے مخارج اور جملہ صفات کے ساتھ ادا کرنا اور وقفوں کا طریقہ جاننا کہ وقف کس طرح کرنا چاہئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے، اور بہت سی احادیث میں بھی قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کی تاکید آئی ہے، اور غلط پڑھنے والے کے لئے سخت وعید آئی ہے، یہاں تک کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بعض لوگوں پر قرآن کریم لعنت کرتا ہے **رب قاری للقرآن والقرآن یلعنہ**، بہت سے قرآن کریم پڑھنے والے ایسا قرآن پڑھتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ثواب ہرگز نہیں مل سکتا ہے، بلکہ پڑھنے والا گنہگار رہوگا، اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی وجہ سے تمام فقہاء فرماتے ہیں کہ علم تجوید کا سیکھنا ضروری اور فرض ہے، کیونکہ اس علم کے بغیر قرآن کریم صحیح نہیں پڑھا جاسکتا، اسی کو امام فن علامہ جزریؒ اپنی کتاب مقدمۃ الجزری میں فرماتے ہیں ۔

والاخذ بالتجوید حتم لازم　　　من لم یجود القرآن آثمٌ

علم تجوید کا سیکھنا اور حاصل کرنا بہت ضروری ہے یعنی **بقدر مایجوز بہ الصلوٰۃ** تجوید کے

ساتھ قرآن مجید پڑھنا فرض عین ہے، **کما قال ملا علی قاریؒ العلم به فرض کفاية والعمل به فرض عين**، بلکہ اس کی دلیلِ فرضیت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں **الذين اٰتينهم الكتب يتلونه حق تلاوته** اور جو شخص قرآن شریف کو تجوید سے نہ پڑھے بلا شک گنہگار ہے اور ہمارے فقہاء فرماتے ہیں کہ قرآن شریف غلط پڑھنے سے معنی بگڑ جاتے ہیں اور بعض صورتوں میں ایسے معنیٰ بگڑتے ہیں کہ نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے، لہذا اگر کوئی نماز میں قرآن شریف غلط پڑھے گا تو گنہگار ہوگا، پھر اگر معنیٰ نہ بگڑے تو نماز ہوجائے گی ورنہ بعض صورتوں میں نماز ہی ادا نہ ہوگی، اور اگر کسی شخص سے کوئی حرف صحیح ادا نہیں ہوتا تو اس کی تصحیح کی کوشش کرنا ضروری ہے، اگر صحیح پڑھنے کی کوشش نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا، البتہ اگر کوشش کے باوجود پھر بھی قدرت نہ ہو تو اس حالت میں صحیح ادا نہ ہونے سے گنہگار نہ ہوگا، اور اگر کوئی شخص قرآن کریم صحیح نہ پڑھتا ہو تو اس کو امام نہ بنایا جائے، اس بیان سے ظاہر ہوگیا کہ قرآن شریف صحیح پڑھنا ضروری اور فرض ہے، اور وہ علم تجوید سے حاصل ہوتا ہے، لہذا علم تجوید کا سیکھنا نہایت ضروری ہے۔

تجوید

تجوید کے معنیٰ یہ ہیں کہ حروف کو ان کے مخارج اور صحیح صفات لازم و عارض کے ساتھ ادا کرنا اس میں بہت احتیاط کرنا چاہئے، کیونکہ بعض حروف ایسے ہیں کہ مخرج ان کا ایک ہے، ان میں فرق صرف صفات کی وجہ سے ہوتا ہے، اگر صفات کا پورا خیال اور لحاظ نہ کیا جائے تو ایک حرف کی بجائے دوسرا حرف ہوجاتا ہے، جیسا کہ تا کی جگہ طاء اور طاء کی جگہ تا اور سین کی جگہ صاد اور صاد کی جگہ سین ادا ہوجاتا ہے، ایک قسم کی غلطی کی یا اس کے مثل یا اس کے مثل اور کھڑے کو پڑا پڑھ دیا اور پڑے کو کھڑا پڑھ دیا، یا زبر زیر پیش کو اتنا کھینچ دیا کہ حرف پیدا ہوگیا یا ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کردیا تو گنہگار ہوگا، اس قسم کی غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں اور اس طرح پڑھنا حرام ہے، اگر ایسی غلطی کی کہ صفات لحسنیہ کو ادا نہ کیا

تو اس کو لحن خفی کہتے ہیں اس سے بھی بچنا ضروری ہے کیونکہ ایسی غلطی پر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا اندیشہ ہے، لہذا ہر شخص کو چاہئے کہ قرآن شریف صحیح پڑھنے کی کوشش کرے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں سے کچھ وقت نکال کر اس فن کے واقف کار سے سیکھے ان شاء اللہ تھوڑے دنوں میں قرآن شریف صحیح پڑھنا آجائے گا، اور پھر جتنی فضیلتیں تلاوت قرآن پاک کی ہیں وہ حاصل ہو جائیں گی، چنانچہ ترمذی شریف کی روایت ہے قرآن شریف کے ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے **لام** ایک حرف ہے اور **میم** ایک حرف ہے، یعنی اگر کسی نے الٓمٓ پڑھا تو تیس نیکیاں ملیں گی، اور لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو کر قرآن پاک پڑھے تو ہر حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ملیں گی اور اگر بیٹھ کر نماز میں قرآن شریف پڑھے تو ہر ہر حرف کے بدلے پچیس نیکیاں ملیں گی اور اگر بے وضو بغیر ہاتھ لگائے قرآن شریف کو حفظ پڑھے تو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

افسوس کی بات ہے کہ قرآن شریف اتنی مہتم بالشان کتاب ہے مگر اس کی طرف عوام تو عوام بہت سے خواص کو بھی توجہ نہیں، لہذا حسب استطاعت قرآن شریف کی تصحیح کریں اور اپنے بچوں کو ایسے مدارس اور ایسے اساتذہ کرام کی خدمت میں بھیجیں جو قرآن شریف کی صحیح تعلیم دیتے ہوں، کیونکہ جو خود ناواقف ہے وہ دوسروں کو کیا بتلا سکتا ہے، نیز یہ کہ اگر بچہ شروع ہی سے غلطی کا عادی ہو جائے تو بعد میں تصحیح کرنے میں پریشانی کے علاوہ کافی وقت بھی صَرف ہوتا ہے، اس علم کے سیکھنے میں شرم وحیاء بالکل نہ کرنی چاہئے اور جو اس فن کا واقف کار ملے اس سے تصحیح کریں، خواہ سکھانے والا عمر میں آپ سے کم ہی کیوں نہ ہو، آج کل لوگ اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ اپنے سے زائد عمر والے سے علم حاصل کریں، یہ ان کی غلطی اور کم فہمی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ نے تابعین سے علم حدیث کی روایت کی اور سیکھا اور بہت سے اساتذہ نے اپنے شاگردوں سے دوسرے علم کو سیکھا، کمال کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں میں سے ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ بھی ہیں۔ والسلام۔

مضامین

علمِ تجوید اور قرآن کریم

قاری عبدالرؤف صاحب شاہ پوری
استاذ مدرسہ فیضانِ رحیمی مرزاپور پول

یا قارئ القراٰن احسن اداءہٗ، یُضاعف لک الله الجزیل من الاجر ۔

اس حقیقت سے بھلا کس کو انکار ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ تعظیم وتوقیر ربانی نوشتوں کی کی جاتی ہے، قرآن کریم بلاشبہ اللہ رب العزت کا کلام ہے جو ہر طرح کے تغیر وتبدل، حذف واضافہ اور ترمیم وتنسیخ سے پاک ہے، اس کی ایک ایک چیز محفوظ حتیٰ کہ اس کی صحت ادا تک محفوظ ہے، قادر مطلق کی قدرت ہے کہ اس نے اپنی کتاب کی حفاظت کیلئے اپنے بندوں ہی میں سے کچھ کو چن لیا ہے، چنانچہ الفاظ کی حفاظت تو حفاظ کرام کے ذمہ لگائی ،قرأت تواترہ کا تحفظ گو الفاظ قرآن ہی کا ایک حصہ ہے مگر یہ کام اللہ رب العزت نے فن تجوید کے ماہر قراء عظام سے لیا، اور ایسے ہی قرآن کی وہ صحتِ ادا جو نبی کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سکھائی تھی جو کہ ایک لطیف ترین فن ہے، وہ بھی آج تک قراء کرام اور مجودین کے ذریعہ چلی آرہی ہے، اوران شاءاللہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ باقی رہے گی، اور یہ سعادتِ زرّیں صرف اور صرف اسی صحیفۂ آسمانی کا حصہ ہے کہ اس عالم رنگ وبُو میں کروڑوں سے بھی زیادہ اس کے حفاظ وقراء ہیں، اور دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا کلام بھی یہی قرآن کریم ہے، ظاہر ہے کہ جو کتاب اتنی عظیم وجلیل اور محترم ومکرم اور پُرعظمت ہو، اس کے پڑھنے کے طور اور اُس کی تلاوت وقرأت کے آداب بھی اتنے ہی اہم واعظم ہوں گے، چنانچہ خود کلام الٰہی کی اس آیت پاک سے تلاوت قرآن کی اہمیت وعظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے: **لایمسہ الا المطھرون (الواقعہ:۷۹)**

ترجمہ: باوضو حضرات ہی اس کو چھوئیں۔

اور منبع اسرار قرآنی حضور اقدس نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد تو قرآن پاک کو ترتیل وتجوید کے ساتھ

پڑھنے کا صاف اشارہ دے رہا ہے، رُبَّ قاریٔ للقراٰن و القراٰن یلعنه ، بہت سے قرآن کے پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن اُن پر لعنت کرتا رہتا ہے، اس حدیث میں تین قسم کے لوگ مراد ہیں (۱) جو الفاظ میں غلطی کرتے ہیں (۲) جو معانی میں تغیرّ کرتے ہیں (۳) وہ جن کا عمل قرآن کے خلاف ہو، قرآن مجید کو تجوید سے نہ پڑھنا یہ بھی اسی میں داخل ہے۔

حدیث رسول کا مقصود یہ ہے کہ کلمات قرآن کیسے ادا کئے جائیں، الفاظ وحروف کس طرح زبان سے نکالے جائیں، قرآن پڑھتے ہوئے قاری کس مقام پر کب اور کیسے ٹھہرے، یہ ایسے امور ہیں کہ قاریٔ قرآن کا ان سے آگاہ ہونا از حد ضروری ہے، تا کہ اس کی قرأت قلب وجگر میں وجدانی کیفیت اور فکر ونظر میں روحانی بالیدگی پیدا کر سکے، اور اس کے نتیجے میں وہ پورے طور پر معانی قرآن اور مفاہیم فرقان سے لطف آشنا اور کیف اندوز ہو سکے اسی کو اصطلاح میں علم تجوید کا نام دیا گیا ہے۔

علمائے ربانیین نے قرآن کے مطالب ومعانی، صیغ والفاظ، اعراب وبنا، رسم الخط طرقِ ادا، احکام ظاہرہ، اشاراتِ باطنہ اور قراءتِ مختلفہ کے تحفظ اور اسا کے محاسن ومحامد کو اجاگر کرنے کے لئے بے شمار علوم وفنون ایجاد کئے، جن سے قومِ مسلم قیامت تک رہنمائی حاصل کرتی رہے گی، علمِ تجوید انہی علوم میں سے ایک اہم علم ہے، اس علم کو غیر معمولی اہمیت اس لئے بھی حاصل ہے کہ یہ بلا واسطہ کلامِ الٰہی کی تلاوت اور اس کے الفاظ وحروف سے متعلق ہے۔

دراصل علمِ تجوید ان قواعد اور اصول کا نام ہے جن کی معرفت ورعایت سے حروفِ قرآنیہ اس ترتیل کے موافق ہو جائیں جس کا حکم اللہ نے اس آیتِ کریمہ میں دیا ہے، ورتل القرآن ترتیلاً اور قرآنِ کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کی صرف تلاوت مقصود نہیں بلکہ اصل ترتیل مطلوب ہے، جس میں ہر کلمہ صاف صاف، جدا جدا اور صحیح ادا ہو، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے پیشِ نظر ہر ایک قاریِ قرآن ہر کلام اللہ بالترتیل پڑھنا واجب ہے، اور اجر وثواب کا ترتب اسی وقت ہوگا جب قرآن مجید موافقِ نزول اور مطابق مامور بہ پڑھا جائے۔

(جاری)

مضامین

تجوید وقرأت قرآن وحدیث کی روشنی میں

قاری محمد نعیم صاحب
استاذِ تجوید مدرسہ اسلامیہ بحر العلوم سدھارتھ نگر

علم تجوید ان اصول وقوانین کو کہتے ہیں کہ جن کی رعایت کے ساتھ قرآن مجید ترتیل سے پڑھا جائے ،جس کا حکم خود خدائے تعالی نے سورۂ مزمل کی آیت نمبر۴ رمیں دیا،فرمایا: **ورتل القرآن ترتیلا** اورقرآن کو صاف صاف پڑھو کہ ایک ایک حرف الگ ہو(ترجمہ: حضرت تھانویؒ)اسی طرح سورۂ فرقان کی آیت نمبر۳۲ رمیں فرمایا**ورتلنه ترتیلا** ہم نے اس کو بہت ٹھہرا ٹھہرا کرا تارا ہے(حوالہ سابق) سورۂ بقرہ کی آیت ۱۲۱ رمیں ہے **الذین اٰتینهم الکتب یتلونه حق تلاوته** جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی بشرطیکہ وہ اس کی تلاوت کرتے رہے جیسا کہ اس کا حق ہے ،مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ تجوید کی رعایت سے قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے، نیز حدیث پاک سے بھی اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے جیسا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ان الله یحب ان یقرأ القرآن کما انزل** (ابن خزیمہ) بیشک اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ قرآن اس طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل کیا گیا ، چنانچہ سورۂ فرقان کی آیت نمبر۳۲ ر سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کا نزول تجوید کے ساتھ ہوا ہے اس لئے قرآن کریم کی صرف تلاوت مقصود نہیں بلکہ ترتیل مطلوب ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل ہی سے تلاوت فرماتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ترتیل کی تفسیر یوں بیان فرمائی **الترتیل هو تجوید الحروف ومعرفته الوقوف** یعنی ترتیل کہتے ہیں حروف کو مخارج وصفات کے ساتھ ادا کرنا اور وقف کے قواعد ومواقع کو پہچاننا (الاتقان) یہاں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ ترتیل کی تکمیل دونوں جز پر عمل کرنے سے ہوگی ،علم تجوید سے متعلق صاحب المنح الفکریہ تحریر فرماتے ہیں **هذا العلم لا اختلاف فی انه فرض کفایة والعمل به فرضُ عین** ،اس میں ذرا بھی اختلاف نہیں کہ اس علم کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور اس پر عمل فرض عین ہے ،اس فن کے ایک بڑے محقق

علامہ جزریؒ نے المقدمۃ الجزریہ کے باب معرفۃ التجوید کا آغاز ان اشعار سے فرمایا ؎

والاخذ بالتجوید حتم لازم — من لم یجود القرآن آثم

لانہ بہ الالہ انزلا — وھکذا منہ الینا وصلا

(۱) اور تجوید کا حاصل کرنا ضروری اور لازم ہے (۲) جو شخص قرآن کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے وہ گنہگار ہوگا (۳) اس لئے کہ خدا نے اس (قرآن مجید) کو تجوید کے ساتھ اتارا ہے (۴) اور اسی طرح (تجوید کے ساتھ) ہم تک پہنچا ہے، اللہ رب العزت نے قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ جبرئیلؑ کو عطا فرمایا اور جبرئیل امین علیہ السلام نے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تجوید کے ساتھ سکھایا اور صحابہ کرام نے تابعین کو اور تابعین نے تبع تابعین کو، اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ ہم تک قرآن مجید تجوید کے ساتھ پہونچا ہے۔

ایک حدیث پاک میں آیا ہے **رب قاری القرآن والقرآن یلعنہ** (سنن نسائی) بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ خود قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، اس وعید کے مصداق تین طرح کے لوگ ہیں (۱) بے عمل قاری (۲) اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے والا (۳) قرآن مجید کو خلاف تجوید پڑھنے والا، رب کریم تینوں قسم کی خرابیوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے، احادیث پاک میں خوش الحانی اور عربی لہجوں میں قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب آئی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے **زینوا القرآن باصواتکم** (ابوداؤد) اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو، دوسری جگہ فرمایا **حسنوا القرآن باصواتکم فان الصوت یزید القرآن حسنا** (رواہ الدارمی) قرآن کو خوش الحانی سے پڑھو کیونکہ خوش الحانی سے قرآن کا حسن دو بالا ہو جاتا ہے، ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی قرأت وتلاوت ایسے نہیں سنتا جیسا کہ اس نبی کی تلاوت کو سنتا ہے جو خوش آوازی سے جہراً تلاوت کرے (مشکوٰۃ شریف) ایک حدیث میں ہے **اقرأو القرآن بلحون العرب واصواتھا** (نسائی) قرآن کریم کو پڑھو عربوں کے لہجوں میں اور ان کی آوازوں میں۔

رب کریم ہم سب کو اخلاص کے ساتھ قرآن کریم صحیح پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ادبیات

نظم

کلام: حضرت مولانا قاری عبدالرؤف صاحب بلند شہری
استادِ تجوید و قرأت دارالعلوم دیوبند

اللہ کے اے بندو قرآن کے متوالو
قرآن کے نغموں سے دنیا کو سجا ڈالو

توحید کو پھیلا دو باطل کو مٹا ڈالو
پیغامِ خداوندی تم سب کو سنا ڈالو
قرآں کی محبت کو ہر دل میں بسا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

اس دولتِ قرآں کو کیوں چھوڑ کے رسوا ہو
اللہ سے رشتہ کو کیوں توڑ کے رسوا ہو
اس رشتۂ زریں کو مضبوط بنا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

تم ہی تو زمانہ میں ایثار کے خوگر تھے
تم باہمی الفت کے اخوت کے کردار کے خوگر تھے
اس دولتِ رختہ کو ہر دل میں بٹھا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

تم بدر میں حیراں تھے اللہ نے نصرت کی
پھر تم نے فتح پائی اللہ کی قدرت تھی
مضبوط یقیں کو پھر ہر دل میں رچا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

اغیار کا مذہب پر قرآن پہ حملہ ہے
کیوں ملتِ بیضاء کی اب شان پہ حملہ ہے
اس راہ کے روڑوں کو ٹھوکر سے ہٹا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

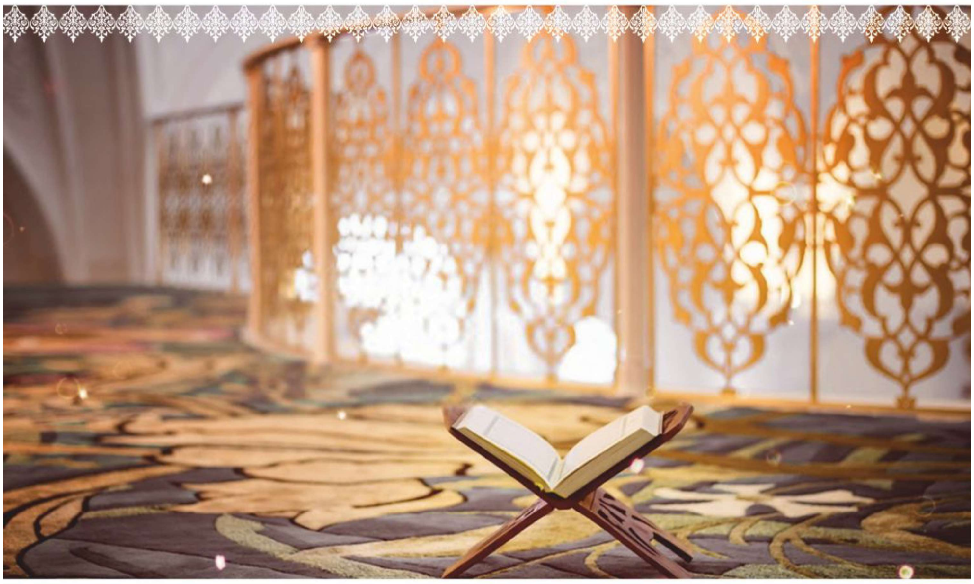
انصاف و صداقت کو ہر سمت عیاں کردو
اسلام کی سچائی ہر سمت بیاں کردو
اٹھو ذرا مذہب کی سچائی جتا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

قرآنِ مقدس پر قربان حیاتؔ حزیں
تدریسِ قرآنی سے بہتر کوئی کام نہیں
ناخواندۂ قرآں کو قرآن سکھا ڈالو
اللہ کے اے بندو قرآں کے متوالو

SEHMAHI SADA-E-QUR'AN

جمعیۃ القراء ...... اھداف ومقاصد (۱) علماء، قراء اور حفاظ کرام کو باہم مربوط رکھنا۔ (۲) پورے ملک کے مدارس و مکاتب میں قرآن کریم کی تعلیم تجوید کی مکمل رعایت کے ساتھ ہونے کی جد و جہد کرنا۔ (۳) ملک کے تمام مدارس میں شعبہ تجوید وقراءت کے قیام کی فکر کرنا۔ (۴) تمام مسلمانوں میں خواہ مرد ہوں یا عورت تصحیح قرآن پاک کا اس حد تک جذبہ پیدا کرنا کہ وہ قرآن پاک بالتجوید پڑھنے والے بن جائیں. (۵) ہر ہر قریہ میں سبعہ وعشرہ کا کم از کم ایک قاری بنانے کی فکر کرنا۔ (٦) ہر گھر میں حافظ قاری اور عالم ہونے کی سنجیدہ کوشش کرنا۔ (۷) تجوید وقراءت کی نادر ونایاب کتب کی طباعت واشاعت کرکے اہلِ ذوق تک ان کی رسائی کو سہل الحصول بنانا۔ (۸) قرآن کریم کی کتابت اور رسم الخط سیکھنے کے لیے خصوصی شعبہ کا قیام تاکہ قرآن کریم کے املاء ورسم الخط کا علم آنے والی نسلوں میں باقی رہے۔ (۹) شعبہ تدریب المعلمین کا قیام تاکہ معلمین طریقہ تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوکر ہی درس تدریس کے فرائض انجام دیں. (۱۰) غریب ویتیم طلباء کے تعلیمی خرچ کا نظم اور ان کی مکمل کفالت۔ (۱۱) پورے ملک میں صوبائی وضلعی سطح پر تنظیم کے دفاتر کا قیام، تاکہ ہر علاقہ میں تنظیم کے ممکنہ مقاصد کو بروئے کار لایا جاسکے۔

مُفتی شمشاد احمد مظاہری استاذ جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور (یوپی) انڈیا



Published By :
JAMIAT-UL-QURRA ALHIND
Babupura, Nanauta ‹Distt. Saharanpur (U.P.) India Pin 247452
Mob. : 9756609937, E-mail : jamiatulqurraalhind786@gmail.com